۶۰ سال پہلے

حریتِ ضمیر اور آزادیٔ تحریر و تقریر کا مفہوم یہ سمجھا گیا ہے کہ ہر شخص ان معاملات میں بھی ہر قسم کے خیالات نہ صرف خود رکھنے بلکہ ان کو پھیلا دینے کی بھی آزادی رکھتا ہے، جن پر اسلامی سوسائٹی اور مسلمان قوم کے اجتماعی نظام کی بنیاد قائم ہے۔ حالانکہ ایسی غیر مقید اور غیر مشروط آزادی انسان کو کبھی اور کہیں نہیں دی گئی ہے۔ ۔ ۔ فرانس اور انگلستان میں اگر آپ موجود الوقت اجتماعی سیاسی اور معاشی نظام کے خلاف انقلاب انگیز تبلیغ شروع کریں گے تو قانون اپنی پوری قوت آپ کی اس آزادی کو سلب کرنے میں صرف کر دے گا۔ اس کے باوجود کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ غیر مہذب ہیں، متعصب ہیں، تاریک خیال ہیں۔ لیکن امت میں روشن خیالی کے مدعی اپنا حق سمجھتے ہیں کہ اسلامی سوسائٹی میں رہ کر اسلام کے اصولی مسائل میں جس طرح چاہیں قطع و برید کریں، ایمانیات پر ضرب لگائیں، اعمال پر حملے کریں، قوانین اسلامی میں ترمیم و تنسیخ کریں، اور اگر کوئی اس پر ٹوکے تو ان کے نزدیک وہ تنگ خیال، کٹھ ملا ہے، کیونکہ وہ حریتِ ضمیر اور آزادیٔ تحریر و تقریر کا حق ان سے سلب کرنا چاہتا ہے۔

جو حضرات اسلام کی تعلیمات اور اس کے قوانین پر مجتہدانہ شان کے ساتھ کلام کرتے ہیں، ان میں سے اکثر کا حال یہ ہے کہ علومِ اسلامیہ کے مبادی تک سے ناواقف ہیں۔ ان کی تحریروں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن مسائل پر وہ قلم اٹھاتے ہیں، انھیں وہ سرے سے سمجھے ہی نہیں، نہ کافی غوروخوض کی زحمت اٹھائی ہے، نہ تحقیق اور مطالعہ کیا ہے، نہ ان علوم کو حاصل کیا ہے جن کی واقفیت پر ان مسائل کا سمجھنا موقوف ہے۔ مگر اس کے باوجود وہ اپنا حق سمجھتے ہیں کہ مسندِ اجتہاد پر جلوہ فرمائیں، اصول و قوانینِ اسلام میں جیسی چاہیں ترمیم و تنسیخ کریں، اور پھر اپنے اجتہادات کو عام مسلمانوں میں شائع کرکے ان کے عقائد اور اعمال کی تخریب میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں۔ وہ دنیا کے کسی دوسرے معاملہ میں کافی علم اور تحقیق کے بغیر زبان کھولنے کی کبھی جرأت نہیں کر سکتے۔ ۔ ۔ لیکن اسلام کے معاملہ میں وہ پوری جرأت رکھتے ہیں کہ اس کے

ابتدائی اصولوں تک سے ناواقف ہوتے ہوئے بھی جس مسئلے میں چاہیں مجتہدانہ کلام فرمائیں۔

...

بلاشبہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دل سے مسلمان ہیں اور اسلام پر سچا اعتقاد رکھتے ہیں مگر بعض مسائل میں ان کو شکوک عارض ہو گئے ہیں' یا بعض اُمور میں ان کا دل اس اعتقاد اور اس مسلک پر نہیں ٹھکتا' جو جمہور اہل اسلام کا اعتقاد اور مسلک ہے۔ ایسے حضرات یقیناً حق رکھتے ہیں کہ اپنے شکوک اور اعتراضات پیش کریں' اور ہمارا فرض ہے کہ ان کو مطمئن کرنے کی پوری کوشش کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس قسم کے لوگ عموماً نہایت غلط طریقے اختیار کرتے ہیں۔ وہ... خود مجتہد بن کر ایک فیصلہ کن رائے قائم کر لیتے ہیں' پھر اس پر فاضلانہ انداز کے ساتھ ایک مضمون تحریر فرماتے ہیں' جس کی ابتدا "مولوی" پر سبّ و شتم اور انتہا اپنے اعلان اجتہاد و تفقہ پر ہوتی ہے۔ یہ مضمون کسی ادبی رسالے میں بھیج دیا جاتا ہے' اور وہاں بغیر اس احساس کے کہ ایسی تحریروں کی اشاعت کا ملّت پر کیا اثر پڑے گا' نہ صرف اس کو شائع کر دیا جاتا ہے' بلکہ خود ایڈیٹر صاحب بھی اس پر اپنے خیالات ظاہر فرماتے ہیں۔ اس طرح یہ زہر ہزاروں مسلمانوں کے دل و دماغ تک پہنچا دینے کے بعد "مولوی" کو دعوت دی جاتی ہے کہ اگر تیرے پاس اس کا تریاق ہے تو آ' اور اس کا کچھ علاج کر۔...

ایک گروہ ان لوگوں کا بھی ہے جن کا مقصد محض فتنہ پردازی ہے۔ وہ مذہبی مسائل پر محض اس نیت سے خامہ فرسائی کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیمات میں قطع و برید کریں اور مسلمانوں میں بے دینی پھیلائیں۔ کم علم اور ناواقف مسلمانوں کا جو گروہ ان کے دام میں پھنس جاتا ہے' اس کی جہالت سے وہ ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔... مخالف کے دلائل اپنے فریب خوردہ حلقے میں پیش کرنے کی جرات ان میں نہیں ہے' کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان دلائل کے پہنچ جانے کے بعد وہ اس حلقے میں اپنے کمالِ تحقیق اور شانِ اجتہاد کے ڈنکے نہ بجا سکیں گے۔

(سید ابوالاعلیٰ مودودی' اشارات' جلد ۴' عدد ۱)